روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org

Email: editor@alfazl.org

منگل 14 نومبر 2006ء 21 شوال 1427 ہجری 14 نبوت 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 254

عائلی زندگی کو جنت کا نمونہ بنانے کیلئے پُراثر زریں نصائح

نکاح کے وقت تلاوت کی جانے والی آیات کا بنیادی مضمون تقویٰ ہے

بیویوں سے نرمی برتنی چاہئے رسول اللہ ﷺ بیویوں سے بہت حلم کرتے تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 نومبر 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 نومبر 2006ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے عائلی زندگی کو جنت کا نمونہ بنانے کیلئے پراثر زریں نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ نکاح کے وقت جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں ان میں بنیادی نصیحت تقویٰ اختیار کرنے کی ہے اس کو ہمیشہ مدنظر رکھیں۔ بیویوں سے نرمی اور حسن سلوک کریں۔ آنحضرت ﷺ اپنی بیویوں سے بہت زیادہ حلم کیا کرتے تھے۔ حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النساء کی آیت نمبر 2 تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے۔ اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اس کی جنس سے ہی اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں میں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کر کے دنیا میں پھیلائے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کہ اس کے ذریعہ سے تم آپس میں سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں (کے معاملہ) میں تقویٰ سے کام لو۔ اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آجکل عائلی جھگڑوں کی شکایات بہت زیادہ ہوگئی ہیں۔ میاں بیوی کے آپس کے جھگڑے ہیں اور بعض دفعہ بہت ہی بے ہودہ معاملات میں الزام تراشیاں کی جاتی ہیں اور مردوں یا سسرال کی طرف سے ظالمانہ رویّے اختیار کئے جاتے ہیں۔ میں اللہ کے حکم کے مطابق اور میرے ذمہ جو کام لگایا گیا ہے اس کو ادا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس بارہ میں سمجھانے کی کوشش کروں گا اللہ تعالیٰ میرے الفاظ میں اثر پیدا کرے اور اجڑتے ہوئے گھر جنت کا نمونہ بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے مقاصد عظیم ہیں۔ مگر بعض لوگ ان مسائل میں الجھ کر اپنے گھر کی جنت کو جہنم بنا دیتے ہیں اور جماعتی ترقی میں مثبت کردار ادا کرنے کی بجائے منفی کردار ادا کرتے ہیں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ وہ کام جس کیلئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اسے دور کر کے محبت اور اخلاص کو دوبارہ قائم کروں خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے تا میں حلم اور خلق اور نرمی سے گم گشتہ لوگوں کو خدا اور اس کی پاک تعلیمات کی طرف کھینچوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ وہ بڑا مقصد ہے جس کو پورا کرنے کی ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود کے اس مقصد کے حصول کیلئے کوئی احمدی آپ کی مدد نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنی اناؤں سے چھٹکارا حاصل نہیں کرتا جو آپ کی ہدایتوں و تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے نرمی اور اخلاق کے اعلیٰ نمونے ظاہر نہیں کرتا۔ وہ گم گشتہ لوگوں کو راستہ کیسے دکھا سکتا ہے؟ ہر احمدی کو اپنا اور اپنے گھر کا جائزہ لینا چاہئے کہ قرآنی تعلیم سے ہٹے ہوئے تو نہیں اور مسیح موعود کی تعلیم سے لاشعوری طور پر دور تو نہیں چلے گئے۔ اناؤں کے جال میں تو نہیں پھنسے ہوئے لڑکے اور لڑکی اور ان دونوں کے سسرال کو جائزہ لینا ہوگا میرے جائزہ کے مطابق زیادہ مسائل لڑکوں کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہو رہے ہیں 30 سے 40 فیصد دونوں کے سسرال بگاڑ رہے ہوتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر جگہ شعبہ تربیت کو ہر لیول پر، جماعتی اور ذیلی تنظیموں کو فعال ہونے کی بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ نکاح کے وقت قرآن کریم کی جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں۔ ان میں پہلی نصیحت تقویٰ اختیار کرنے کی ہے اس کے مطابق زندگیوں کو ڈھالیں۔

میاں بیوی دونوں کا فرض ہے کہ ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں اور ان کا احترام کریں۔ اور ان رشتوں کی مضبوطی کیلئے دعا بھی کرنی چاہئے۔ جب شادی ہوگئی ہے تو ایک دوسرے کو سمجھیں تقویٰ اختیار کریں اور حسن سلوک کریں خدا تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کریں۔ ظلم کرنے والوں کے خلاف نظام جماعت کو جلد کارروائی کرنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ خلافت کا اصل کام ظلم ختم کر کے انصاف کو قائم کرنا ہے اس لئے عہدیداران کو چاہئے کہ انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی اہم ذمہ داری خدا کی خاطر نبھانے کی کوشش کریں اور خلیفہ وقت کے سامنے غیر جانبداری سے اور خوف خدا رکھتے ہوئے کوئی سفارش کرنی چاہئے۔ تقویٰ اور قول سدید سے کام لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ والدہ کو اس کے بچہ کی وجہ سے دکھ نہ دیا جائے۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ اللہ جو بہت ہی طاقتور ہے دیکھ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے نصیحت فرمائی ہے کہ انسان کی بیوی ایک مسکین اور ضعیف ہے جس کو خدا نے اس کے حوالہ کیا ہے وہ دیکھتا ہے کہ انسان اس سے کیا معاملہ کرتا ہے۔ نرمی برتنی چاہئے دل میں یہ خیال کرنا چاہئے کہ میری بیوی ایک مہمان عزیز ہے میں کیونکر شرائط مہمان نوازی بجالاتا ہوں۔ میں خدا کا بندہ ہوں اور یہ بھی خدا کی بندی ہے مجھے اس پر کون سی زیادتی ہے بیویوں پر رحم کرنا چاہئے اور ان کو دین سکھلانا چاہئے۔ انسان کے اخلاق کے امتحان کا پہلا موقعہ اس کی بیوی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں سے بہت حلم کرتے تھے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا پر چلاتے ہوئے خوبصورت اور نیک اعمال بجالانے کی توفیق دے۔

نکاح کا پیغام

رسول اللہؐ کے دعویٰ نبوت سے قبل حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کو کچھ تجارتی مال دے کر شام کی طرف بھیجا اور اپنے غلام میسرہ کو بھی آپؐ کے ساتھ کر دیا۔ سفر سے واپسی پر میسرہ نے حضرت خدیجہؓ کو رسول اللہؐ کے اعلیٰ اخلاق کے متعلق شہادت دی تو حضرت خدیجہؓ نے رسول کریمؐ کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اور اس کی وجوہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے آپ کے بلند کردار خاص طور پر امانت و دیانت اور سچائی کا تذکرہ کیا۔

(تاریخ طبری جلد2 صفحہ 25 ذکر ترویج النبی خدیجه)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ”مریم شادی فنڈ“ ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

”اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔“

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

AACP لاہور چیپٹر کا سالانہ کنونشن

خدا کے خاص فضل سے ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز لاہور چیپٹر اپنا چوتھا سالانہ کنونشن مورخہ 19 نومبر 2006ء کو بمقام بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور منعقد کر رہی ہے۔ لاہور چیپٹر کے تمام IT، کمپیوٹر سائنس اور ٹیلی کام سے تعلق رکھنے والے پروفیشنلز اور طلباء سے اس کنونشن میں شامل ہونے کی درخواست ہے IT سے متعلق کمپنیاں اپنے سٹال کے لئے جلد رابطہ کریں۔ اور طلباء جو اپنے Projects پیش کرنا چاہتے ہیں وہ بھی رابطہ کریں۔ لاہور چیپٹر شامل ہونے والے طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے انعامی شیلڈز بھی دے رہا ہے۔ اسی طرح اپنے شعبہ میں بہتر کارکردگی دکھانے والے طلباء اور پروفیشنلز کو بھی Achievement Awards دیئے جائیں گے۔

رابطہ کے لئے۔ 8459643 0300۔ 0333 4434240

(مسرور احمد ساجد صدر AACP لاہور چیپٹر)

خطبہ جمعہ کے منتخب اقتباسات

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غیر مسلم رعایا سے حسن سلوک اور آپؐ کے بارے میں غیروں کے تاثرات

خدا واحد و لاشریک ہے جس کے سوا کوئی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں

خدا کو پہلے سے بڑھ کر پکاریں کہ وہ اپنی قدرت کے جلوے دکھائے اور جلد تر اس کی حکومت دنیا میں قائم ہو جائے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں غیر مسلم رعایا کا بہت درد تھا، ان کو پیار اور نرمی سے دعوت دیا کرتے تھے

بعض مرحومین کا ذکر خیر اور نمازہ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ 15 ستمبر 2006ء (15 تبوک 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

اگر صحابہ کی زندگیوں کو دیکھیں، ان کے جائزے لیں تو پتہ لگتا ہے کہ جو انقلاب ان میں آیا وہ زبردستی دین بدلنے سے نہیں آتا بلکہ اس وقت آتا ہے جب دل تبدیل ہو جائیں۔ اس وقت آتا ہے جب دشمنوں سے بھی ایسا حسن سلوک ہو کہ دشمن بھی گرویدہ ہو جائے۔ چنانچہ فتح مکہ کے موقع پر عکرمہ جو شدید ترین مخالف اسلام تھا اور جو فرار ہو گیا۔ جب اس کی بیوی نے اس کو واپس لانے کے لئے آپؐ سے معافی کی درخواست کی اور آپؐ نے معاف فرما دیا تو پھر ان میں ایسا انقلاب آیا جو تلوار کے زور سے نہیں لایا جا سکتا۔ ایمان میں وہ ترقی ہوئی جو بغیر محبت کے نہیں ہو سکتی۔ اخلاص سے اس طرح دل پر ہوئے جو بغیر محبت کے نہیں ہو سکتے۔ قربانی کے معیار اس طرح بڑھے جو دلوں کے بدلنے کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے اسلام کی خاطر جو غیرت دکھائی وہ اس تعلیم کو سمجھنے سے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور پھر صحابہ نے محبت اور اسلام کی غیرت کے ایسے ایسے نمونے دکھائے کہ تاریخ ان واقعات سے بھری پڑی ہے۔ یہی عکرمہ جن کا میں ذکر کر رہا ہوں، ان کے بارہ میں آتا ہے کہ پہلے ہر لڑائی میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لڑا اور اپنی کوششیں اسلام کو مٹانے کے لئے صرف کر دیں بالآخر جب مکّہ فتح ہوا تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ماتحتی کو اپنے لئے موجب ذلت سمجھ کر مکہ سے بھاگ گیا۔ اور جب وہ مسلمان ہو گئے تو اخلاص کا یہ حال تھا کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں انہوں نے باغیوں کا قلع قمع کرنے میں بے نظیر جانثاریاں دکھائیں۔ اور کہتے ہیں کہ جب ایک جنگ میں سخت گھمسان کا رَن پڑا اور لوگ اس طرح کٹ کٹ کر گر رہے تھے جیسے درانتی کے سامنے گھاس کٹتا ہے، اُس وقت عکرمہ ساتھیوں کو لے کر عین قلب لشکر میں جا گھسے۔ بعض لوگوں نے منع کیا کہ اس وقت لڑائی کی حالت سخت خطرناک ہو رہی ہے اور اس طرح دشمن کی فوج میں گھسنا ٹھیک نہیں ہے۔ لیکن عکرمہ نہیں مانے اور یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے کہ میں لات اور عزیٰ کی خاطر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑا ہوں۔ آج خدا کے رستہ میں لڑتے ہوئے پیچھے نہیں رہوں گا۔ اور جب لڑائی کے خاتمہ پر دیکھا گیا تو ان کی لاش نیزوں اور تلوار کے زخموں سے چھلنی تھی۔

ان کی مالی قربانی کے بارہ میں آتا ہے کہ غنیمت کا جتنا مال عکرمہ کو ملتا تھا وہ صدقہ دے دیا کرتے تھے۔ خدمت دین میں بے دریغ خرچ کرتے تھے۔ تو یہ تبدیلیاں جو دلوں میں پیدا ہوتی ہیں یہ تلوار کے زور سے پیدا نہیں ہوتیں۔

(اصابہ و اسد الغابہ و استیعاب)............

پھر آپ کے خلفاء کا کیا طریق تھا۔ روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ ایک ایسی جگہ سے گزرے جہاں غیر مسلموں سے جزیہ وصول کرنے میں سختی کی جا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ فوراً رک گئے اور غصہ کی حالت میں دریافت فرمایا کہ کیا معاملہ ہے۔ عرض کیا گیا کہ یہ لوگ جزیہ ادا نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہمیں اس کی طاقت نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ پھر کوئی وجہ نہیں کہ ان پر وہ بوجھ ڈالا جائے جس کی یہ طاقت نہیں رکھتے، انہیں چھوڑ دو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو شخص دنیا میں لوگوں کو تکلیف دیتا ہے وہ قیامت کے دن خدا کے عذاب کے نیچے ہوگا۔ چنانچہ ان لوگوں کو جزیہ معاف کر دیا گیا۔

(کتاب الخراج فصل فی من تجب علیہ الجزیۃ)

حضرت عمرؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی ارشادات کے ماتحت اپنی غیر مسلم رعایا کا اس قدر خیال تھا کہ انہوں نے فوت ہوتے وقت خاص طور پر ایک وصیت کی جس کے الفاظ یہ تھے کہ میں اپنے بعد میں آنے والے خلیفہ کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلامی حکومت کی غیر مسلم رعایا سے بہت نرمی اور شفقت کا معاملہ کرے، ان کے معاہدات کو پورا کرے، ان کی حفاظت کرے، ان کے لئے ان کے دشمنوں سے لڑے اور ان پر قطعاً کوئی ایسا بوجھ یا ذمہ داری نہ ڈالے جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو۔

(کتاب الخراج صفحہ 72)

اگر زبردستی مسلمان کیا جاتا تو پھر یہ صورت کیوں ہوتی۔ پھر خیبر کے یہودیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معاہدہ ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے محاصل کی وصولی کے لئے اپنے صحابی عبداللہ بن رواحہؓ کو بھیجا کرتے تھے۔ آپ کی تعلیم کے ماتحت عبداللہ بن رواحہ فصل کی بٹائی میں اس قدر نرمی سے کام لیتے تھے کہ فصل کے دو حصے کر کے یہودیوں کو اختیار دے دیتے تھے کہ ان حصوں میں سے جو حصہ تم پسند کر لو لے لو اور پھر جو حصہ پیچھے رہ جاتا تھا وہ خود لے لیتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب البیوع باب فی المساقاۃ)

جیسا کہ میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم اور تعامل کے ماتحت حضرت عمرؓ کو اسلامی حکومت کی غیر مسلم رعایا کے حقوق اور آرام کا بہت خیال تھا۔ وہ اپنے گورنروں کو تاکید کرتے رہتے تھے کہ ذمیوں کا خاص خیال رکھیں اور خود بھی پوچھتے رہتے تھے کہ تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ ذمیوں کا ایک وفد حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش ہوا تو حضرت عمرؓ نے ان سے پہلا سوال یہی کیا کہ مسلمانوں کی طرف سے تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے مسلمانوں کی طرف سے حسنِ وفا اور حسنِ سلوک کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔

(طبری جلد 5 صفحہ 2560)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

جب شام فتح ہوا تو مسلمانوں نے شام کی عیسائی آبادی سے ٹیکس وصول کیا لیکن اس کے تھوڑے عرصے بعد رومی سلطنت کی طرف سے پھر جنگ کا اندیشہ پیدا ہوگیا جس پر شام کے اسلامی امیر حضرت ابوعبیدہؓ نے تمام وصول شدہ ٹیکس عیسائی آبادی کو واپس کر دیا اور کہا کہ جنگ کی وجہ سے جب ہم تمہارے حقوق ادا نہیں کر سکتے تو ہمارے لئے جائز نہیں کہ یہ ٹیکس اپنے پاس رکھیں۔ عیسائیوں نے یہ دیکھ کر بے اختیار مسلمانوں کو دعا دی اور کہا خدا کرے تم رومیوں پر فتح پاؤ اور پھر اس ملک کے حاکم بنو۔

(کتاب الخراج ابویوسف صفحہ 80-82۔فتوح البلدان بلاذری صفحہ 146)

مسلمانوں کا یہ سلوک تھا۔ چنانچہ جب دوبارہ فتح ہوئی اور مسلمان پھر واپس آئے تو پھر اسی طرح ٹیکس وصول ہونا شروع ہوگیا۔اب یہ بتائیں کہ کیا اس کو زبردستی کہتے ہیں؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات پر الزام لگانے والے اگر انصاف کی نظر سے دیکھیں، تاریخ پڑھیں تو ان کو نظر آئے گا کہ آپؐ غیر مسلموں کا کتنا درد رکھتے تھے۔اسلام کی دعوت دیتے تھے تو پیار اور نرمی کے ساتھ کہ اس شخص کی جان کے لئے فائدہ ہے۔

ایک روایت میں ذکر آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ اپنے غلبہ اور حکومت کے زمانے میں بھی غیر مسلموں کے احساسات کا بہت خیال رکھتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ مدینے میں ایک یہودی نوجوان بیمار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپؐ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔اور اس کی حالت کو نازک پا کر آپؐ نے اسے اسلام کی تبلیغ فرمائی۔وہ آپؐ کی تبلیغ سے متاثر ہوا مگر چونکہ اس کا باپ زندہ تھا اور اس وقت پاس ہی کھڑا تھا وہ ایک سوالیہ شکل بنا کے اپنے باپ کو دیکھنے لگا۔باپ نے بیٹے سے کہا کہ اگر تم قبول کرنا چاہتے ہو تو کر لو۔چنانچہ لڑکے نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا۔اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایک روح آگ کے عذاب سے بچ گئی۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی)

...........انصاف پسند عیسائی مستشرقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔اس کی بھی مَیں چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔

کارلائل صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ.....................جو جھوٹی باتیں متعصب عیسائیوں نے اس انسان (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی نسبت بنائی تھیں اب وہ الزام قطعاً ہماری روسیاہی کا باعث ہیں۔اور جو باتیں اس انسان (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی زبان سے نکالی تھیں 1200 برس سے 18 کروڑ آدمیوں کے لئے بمنزلہ ہدایت کے قائم ہیں۔(اُس وقت 18 کروڑ تھے جب انہوں نے لکھا تھا)۔اس وقت جتنے آدمی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کلام پر اعتقاد رکھتے ہیں اس سے بڑھ کر اَور کسی کے کلام پر اس زمانے کے لوگ یقین نہیں رکھتے۔

(Thomas Carlyle,'On Heros-Worship and the Heroic in History' Pages 43&44 U of Nebraska Press(1966)

پھر سر ولیم میور (یہ کافی متعصب بھی ہیں، بعض باتیں غلط بھی لکھی ہوئی ہیں) یہ بھی لکھتے ہیں کہ ’’ہم بلا تامل اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیشہ کے واسطے اکثر توہمات باطلہ کو جن کی تاریکی مدتوں سے جزیرہ نمائے عرب پر چھا رہی تھی کالعدم کر دیا۔ بلحاظ معاشرت کے بھی اسلام میں کچھ کم خوبیاں نہیں ہیں۔مذہب اسلام اس بات پر فخر کر سکتا ہے کہ اس میں پرہیزگاری کا ایک ایسا درجہ موجود ہے جو کسی اور مذہب میں نہیں ہے‘‘۔

(Sir William Muir 'The Life of Muhammad' Vol.IV.Page 534.Kessinger Publishing.(1st published 1878, this edition 2003)

پھر ایڈورڈ گبن لکھتے ہیں ’’حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت میں سب سے آخری بات جو غور کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ ان کی رسالت لوگوں کے حق میں مفید ہوئی یا مضر؟ جو لوگ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سخت دشمن ہیں وہ بھی اور عیسائی اور یہودی بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو باوجود پیغمبر برحق نہ ماننے کے اس بات کو ضرور تسلیم کریں گے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دعویٰ نبوت ایک نہایت مفید مسئلے کی تلقین کے لئے کیا تھا۔گو وہ یہ کہیں کہ صرف ہمارے ہی مذہب کا مسئلہ اس سے اچھا ہے۔گویا وہ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ سوائے ہمارے مذہب کے تمام دنیا کے اَور مذاہب سے مذہب اسلام اچھا ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کے خون کے کفارے کو نماز و روزہ و خیرات سے بدل دیا جو ایک پسندیدہ اور سیدھی سادی عبادت ہے۔ یعنی جو انسان کی قربانی بتوں پر ہوتی تھی اس کو معدوم کر دیا۔آنحضرتؐ نے مسلمانوں میں نیکی اور محبت کی ایک روح پھونک دی، آپس میں بھلائی کرنے کی ہدایت کی اور اپنے احکام اور نصیحتوں سے انتقام کی خواہش اور بیوہ عورتوں اور یتیموں پر ظلم و ستم کو روک دیا۔قومیں جو ایک دوسرے کی جانی دشمن تھیں وہ اعتقاد و فرمانبرداری میں متفق ہو گئیں اور خانگی جھگڑوں میں جو بہادری بیہودہ طور سے صرف ہوتی تھی وہ نہایت مستعدی سے غیر ملک کے دشمن کے مقابلے پر مائل ہو گئی‘‘۔

(Edward Gibbon'The History of the Decline and Fall of the Roman Empire' Vol.V.Page 231.Penguins Classics(1st published 1788.this edition 1996)

پھر جان ڈیون پورٹ لکھتے ہیں ’’اِس بات کا خیال کرنا بہت بڑی غلطی ہے کہ قرآن میں جس عقیدے کی تلقین کی گئی ہے اس کی اشاعت بزور شمشیر ہوئی۔کیونکہ جن لوگوں کی طبیعتیں تعصب سے مبرّا ہیں وہ بلا تامل اس بات کو تسلیم کریں گے کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا دین جس کے ذریعہ سے انسانوں کی قربانی کے بدلے نماز اور خیرات جاری ہوئی اور جس نے عداوت اور دائمی جھگڑوں کی جگہ فیاضی اور حسن معاشرت کی ایک روح لوگوں میں پھونک دی۔وہ مشرقی دنیا کے لئے ایک حقیقی برکت تھا اور اسی وجہ سے خاص کر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان خونریز تدبیروں کی ضرورت نہ ہوئی جن کا استعمال بلا استثناء اور بلا امتیاز حضرت موسیٰؑ نے بت پرستی کے نیست و نابود کرنے کے لئے کیا تھا۔پس ایسے اعلیٰ وسیلہ کی نسبت جس کو قدرت نے بنی نوع انسان کے خیالات و مسائل پر مدت دراز تک اثر ڈالنے کے لئے پیدا کیا ہے گستاخانہ پیش آنا اور جاہلانہ مذمت کرنا کیسی لغو بات ہے‘‘۔

(John Devonport 'An Apology for Muhammad and the Quran'.(1st published 1869)

ایڈورڈ گبن صاحب لکھتے ہیں ’’مسلمانوں کی لڑائیوں کو ان کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مقدس قرار دیا تھا مگر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی حیات میں جو مختلف نصیحتیں کیں اور نظیریں قائم کیں ان سے خلفاء نے دوسرے مذاہب کو آزادی دینے کا سبق حاصل کیا۔ملک عرب میں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خدا کی عبادت گاہ اور ان کا مفتوحہ ملک تھا۔اگر وہ چاہتے تو وہاں کے بہت سے دیوتاؤں کے ماننے والوں اور بت پرستوں کو شرعاً نیست و نابود کر سکتے تھے، مگر آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انصاف کو قائم فرما کر نہایت عاقلانہ تدبیریں اختیار کیں‘‘۔

(Edward Gibbon'The History of the Decline and Fall of the Roman Empire' Vol.V.Page 315.Penguins Classics(1st published 1788.this edition 1996)

کاؤنٹ ٹالسٹائے لکھتے ہیں کہ ’’اس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک عظیم المرتبت مصلح تھے جنہوں نے انسانوں کی خدمت کی۔آپؐ کے لئے یہ فخر کیا کم ہے کہ آپؐ

امت کو نورِ حق کی طرف لے گئے اور اسے اس قابل بنا دیا کہ وہ امن و سلامتی کی دلدادہ ہو جائے۔ زہد و تقویٰ کی زندگی کو ترجیح دینے لگے۔ آپ نے اسے انسانی خونریزی سے منع فرمایا۔ اس کے لئے حقیقی ترقی اور تمدن کی راہیں کھول دیں۔ اور یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے جو اس شخص سے انجام پا سکتا ہے جس کے ساتھ کوئی مخفی قوت ہو اور ایسا شخص یقیناً عام اکرام و احترام کا مستحق ہے۔

(Count Tolstoy.Islamic Network.accessed via http://www.islaam.net/main/)

پھر برنارڈ شا لکھتے ہیں کہ ''ازمنہ وسطیٰ میں عیسائی راہبوں نے جہالت اور تعصب کی وجہ سے مذہب اسلام کی بڑی بھیانک تصویر پیش کی ہے۔ بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ انہوں نے تو حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اچھے لفظوں میں یاد نہیں کیا۔ مَیں نے ان باتوں کا بغور مطالعہ اور مشاہدہ کیا ہے اور مَیں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک عظیم ہستی اور صحیح معنوں میں انسانیت کے نجات دہندہ ہیں''۔

(George Bernard Shaw 'The Genuine Islam' Vol.1 No.8 (1936) accessed from Wikipedia via:http://en.wikipedia.org/wiki/Non-Islamic-views -of-Muhammad)

پھر ایک عیسائی مؤرخ ریورنڈ باسورتھ سمتھ کہتے ہیں کہ ''مذہب اور حکومت کے رہنما اور گورنر کی حیثیت سے پوپ اور قیصر کی دو شخصیتیں حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ایک وجود میں جمع تھیں۔ آپ پوپ تھے مگر پوپ کی طرح ظاہر داریوں سے پاک۔ آپ قیصر تھے لیکن قیصر کے جاہ و حشم سے بے نیاز۔ اگر دنیا میں کسی شخص کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ اس نے باقاعدہ فوج کے بغیر، محل شاہی کے بغیر اور لگان کی وصولی کے بغیر صرف خدا کے نام پر دنیا میں امن و انتظام قائم رکھا تو وہ صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ آپ کو اس ساز و سامان کے بغیر ہی سب کی سب طاقتیں حاصل تھیں''۔

(R.Bosworth Smith 'Muhammad and Muhammadanism' pade 262.Book Tree.(1st published 1876,this edition 2002)

پھر پرنگل کینیڈی صاحب لکھتے ہیں کہ ''کھلے لفظوں میں (کہا جائے تو) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) زمانے کے عظیم انسان تھے۔ آپؐ کی حیران کن کامیابی کے لئے ہمیں لازماً ان کے حالات زمانہ کو سمجھنا چاہئے۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کے ساڑھے پانچ سو سال بعد آپؐ اس دنیا میں تشریف لائے۔ اس زمانے میں یونان، روم اور بحیرۂ عرب کی ایک سو ایک ریاستوں کے تمام قدیم مذاہب اپنی افادیت کھو چکے تھے۔ اس کی جگہ رومن حکومت کا دبدبہ ایک زندہ حقیقت کا روپ دھار چکا تھا اور شہنشاہ قیصر روم کے مطابق حکومت وقت کی پرستش اور اطاعت گویا رومی حکومت کا مذہب بن چکا تھا۔ یہ بجا کہ دیگر مذاہب بھی موجود تھے مگر وہ اپنے مذہب کے باوجود اس نئی عوامی روش کے پابند ہو چکے تھے۔ لیکن شہنشاہیت روما دنیا کو سکون نہ دے سکی۔ چنانچہ مشرقی مذاہب اور مصر، شام اور ایران کی توہم پرستی نے رومی سلطنت میں نفوذ شروع کیا اور مذہبی لوگوں کی اکثریت کو زیر اثر کر لیا۔ ان تمام مذاہب کی مہلک خرابی یہ تھی کہ وہ کئی پہلوؤں سے قابل شرم حد تک گر چکے تھے۔ عیسائیت جس نے چوتھی صدی میں سلطنت روما کو فتح کیا تھا، رومن اقتدار اپنا چکی تھی۔ اب عیسائیت وہ خالص فرقہ نہ رہا تھا جس کی تعلیم اسے تین صدیاں قبل دی گئی تھی، وہ سراسر غیر روحانی، تموّل پسند اور مادیت زدہ ہو چکی تھی۔ پھر کیسے چند ہی سالوں میں اس حالت میں ایک انقلاب پیدا ہو گیا؟ ہاں یہ کیسے ہوا کہ 650ء میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد) دنیا کا ایک بہت بڑا خطہ پہلے کے مقابل پر ایک مختلف دنیا میں تبدیل ہو گیا۔ بلاشبہ یہ تاریخ انسانی کا ایک نہایت شاندار باب ہے۔ پھر یہ انقلاب آگے بڑھا.......... انتہا پرست عیسائیوں اور مستشرقین کی مخالفانہ رائے کے باوجود ان گہرے اثرات میں کوئی کمی نہیں آسکتی جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی نے تاریخ عالم پر ثبت کئے۔ ماننا پڑتا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان کے برپا کردہ انقلاب کی اعلیٰ ترین مثال ہیں''۔

(Pringle Kennedy .'Arabian Society at the time of Muhammad'. pages 8,10,18,21)

ایس پی سکاٹ لکھتے ہیں کہ ''اگر مذہب کا مقصد اخلاق کی ترویج، برائی کا خاتمہ، انسانی خوشی و خوشحالی کی ترقی اور انسان کی ذہنی صلاحیتوں کا جلاء ہے اور اگر نیک اعمال کی جزا اسی بڑے دن ملنی ہے جب تمام بنی نوع انسان قیامت کے دن خدا کے حضور پیش کئے جائیں گے تو پھر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بلاشبہ خدا کے رسول تھے، ہرگز بے بنیاد اور بے دلیل (دعویٰ) نہیں ہے''۔

(S.P.Scott, 'History of The Moorish Empire in Europe.' Page 126)

کافی حوالے ہیں لیکن میں مختصر کرتا ہوں۔

Ruth Cranston 'World Faith' میں لکھتے ہیں کہ محمد عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کبھی بھی جنگ یا خونریزی کا آغاز نہیں کیا۔ ہر جنگ جو انہوں نے لڑی مدافعانہ تھی۔ وہ اگر لڑے تو اپنی بقا کو برقرار رکھنے کے لئے اور ایسے اسلحہ اور طریق سے لڑے جو اس زمانے کا رواج تھا۔ یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ چودہ کروڑ (یہ 1950ء کے قریب کی پرانی بات ہے) عیسائیوں میں سے جنہوں نے حال ہی میں ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد انسانوں کو ایک بم سے ہلاک کر دیا ہو، کوئی ایک قوم بھی ایسی نہیں جو ایک ایسے لیڈر پر شک کی نظر ڈال سکے جس نے اپنی تمام جنگوں کے بدترین حالات میں بھی صرف پانچ یا چھ سو افراد کو ہلاک کیا ہو۔ ساتویں صدی کے تاریکی کے دور میں جب لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو رہے ہوں، عرب کے نبی کے ہاتھوں ہونے والی ان ہلاکتوں کا آج کی روشن بیسویں صدی کی ہلاکتوں سے مقابلہ کرنا ایک حماقت کے سوا کچھ نہیں۔ جو قتل انکوئزیشن (Inquisition) اور صلیبی جنگوں کے زمانے میں ہوئے اس کے بیان کی تو حاجت ہی نہیں جب عیسائی جنگجوؤں نے اس بات کو ریکارڈ کیا کہ وہ ''ان مسلمان بے دینوں کی کٹی پھٹی لاشوں کے درمیان ٹخنے ٹخنے خون میں لت پت تھے''۔

(Ruth Cranston ' World Faith', p:155 Ayer publishing (1949)

پھر ڈیون پورٹ لکھتے ہیں ''یہ بات یقینی طور پر کامل سچائی کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ اگر مسلمان مجاہدین اور ترکوں کی جگہ ایشیا کے حکمران مغربی شہزادے ہو گئے ہوتے تو مسلمانوں کے ساتھ اس مذہبی رواداری کا سلوک نہ کرتے جو مسلمانوں نے عیسائیت کے ساتھ کیا۔ کیونکہ عیسائیت نے تو اپنے ان ہم مذہبوں کو نہایت تعصب اور ظلم کے ساتھ تشدد کا نشانہ بنایا جن کے ساتھ ان کے مذہبی اختلافات تھے''۔

(John Davonport ,'An Apology for Muhammad and the Qoran' (1st published 1869)

.... اگلا سوال جو انہوں نے اٹھایا ہوا ہے وہ یہ ہے کہ.......... کا خدا ایسا خدا ہے جس کو عقل تسلیم نہیں کرتی۔.......... کا خدا تو ایسا خدا ہے جو اپنے وجود کو تسلیم کرانے کے لئے انسانوں کو عقل کی طرف بلاتا ہے۔ اگر یہ تصور ہر ایک میں ہے کہ خدا زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا ہے اور اس کا مالک

ہے تو پھر یہ بھی تسلیم کرنا چاہئے کہ وہ تمام قدرتوں کا مالک ہے۔........... کے خدا کے نظریہ استہزاء اڑانے کی بجائے عقل اور تدبر کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:''.......... کا خدا وہی سچا خدا ہے جو آئینہ قانون قدرت اور صحیفہٴ فطرت سے نظر آ رہا ہے۔........... نے کوئی نیا خدا پیش نہیں کیا بلکہ وہی خدا پیش کیا ہے جو انسان کا نورِ قلب اور انسان کا کانشنس اور زمین و آسمان پیش کر رہا ہے''۔

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ 15)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ''جاننا چاہئے کہ جس خدا کی طرف ہمیں قرآن شریف نے بلایا ہے اس کی اس نے یہ صفات لکھی ہیں۔(۔)یعنی وہ خدا جو واحد لاشریک ہے، جس کے سوا کوئی بھی پرستش اور فرمانبرداری کے لائق نہیں۔ یہ اس لئے فرمایا کہ اگر وہ لاشریک نہ ہو تو شاید اس کی طاقت پر دشمن کی طاقت غالب آ جائے۔ اس صورت میں خدائی معرض خطرہ میں رہے گی۔ اور یہ جو فرمایا کہ اس کے سوا کوئی پرستش کے لائق نہیں۔ اس سے یہ مطلب ہے کہ وہ ایسا کامل خدا ہے جس کی صفات اور خوبیاں اور کمالات ایسے اعلیٰ اور بلند ہیں کہ اگر موجودات میں سے بوجہ صفات کاملہ کے ایک خدا انتخاب کرنا چاہیں یا دل میں عمدہ سے عمدہ، اعلیٰ سے اعلیٰ خدا کی صفات فرض کریں تو وہ سب سے اعلیٰ جس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ نہیں ہوسکتا، وہی خدا ہے جس کی پرستش میں ادنیٰ کو شریک کرنا ظلم ہے''۔

........''پھر فرمایا کہ عالم الغیب ہے۔ یعنی اپنی ذات کو آپ ہی جانتا ہے۔ اس کی ذات پر کوئی احاطہ نہیں کرسکتا۔ ہم آفتاب اور ماہتاب اور ہر ایک مخلوق کا سراپا دیکھ سکتے ہیں۔ مگر خدا کا سراپا دیکھنے سے قاصر ہیں۔ پھر فرمایا کہ وہ عالم الشہادۃ ہے۔ یعنی کوئی چیز اس کی نظر سے پردہ میں نہیں ہے۔ یہ جائز نہیں کہ وہ خدا کہلا کر پھر علم اشیاء سے غافل ہو۔ وہ اس عالم کے ذرّہ ذرّہ پر اپنی نظر رکھتا ہے لیکن انسان نہیں رکھ سکتا۔ وہ جانتا ہے کہ کب اس نظام کو توڑ دے گا اور قیامت برپا کر دے گا۔ اور اس کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ ایسا کب ہوگا۔ سو وہی خدا ہے جو ان تمام وقتوں کو جانتا ہے۔ پھر فرمایا ھُوَ الرَّحْمٰنُ یعنی وہ جانداروں کی ہستی اور ان کے اعمال سے پہلے محض اپنے لطف سے، نہ کسی غرض سے اور نہ کسی عمل کی پاداش میں ان کے لئے سامان راحت میسّر کرتا ہے۔ جیسا کہ آفتاب اور زمین اور دوسری تمام چیزوں کو ہمارے وجود اور ہمارے اعمال کے وجود سے پہلے ہمارے لئے بنا دیا۔ اس عطیہ کا نام خدا کی کتاب میں رحمانیت ہے اور اس کام کے لحاظ سے خدا تعالیٰ رحمٰن کہلاتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ الرَّحِیْم یعنی وہ خدا نیک عملوں کی نیک تر جزا دیتا ہے اور کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ اور اس کام کے لحاظ سے رحیم کہلاتا ہے۔ اور یہ صفت رحیمیت کے نام سے موسوم ہے۔ اور پھر فرمایا مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ یعنی وہ خدا ہر ایک کی جزا اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔ اس کا کوئی ایسا کارپرداز نہیں جس کو اس نے زمین و آسمان کی حکومت سونپ دی ہو اور آپ الگ ہو بیٹھا ہو۔ اور آپ کچھ نہ کرتا ہو۔ وہی کارپرداز سب کچھ جزا سزا دیتا ہو یا آئندہ دینے والا ہو''۔ اس کو ضرورت تو کوئی نہیں۔ وہ سب قدرتوں کا مالک ہے۔ اس کو یہ ضرورت نہیں کہ خدا ان کی کونسل بنائے۔ اور پھر وہ کونسل ان کی مدد کرے۔ تو اگر عقل کی بات کا سوال ہے کہ کے خدا کا ایسا تصور ہے جس کو عقل تسلیم نہیں کرتی۔ عقل تو اُن کے تصور کو تسلیم نہیں کرتی کہ تین خدا بنائے ہوئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی جمہوری طور پر حکومت چلے گی اگر ایک بھی ان میں سے راضی نہ ہو تو فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے۔

فرماتے ہیں کہ''اور پھر فرمایا اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْس یعنی وہ خدا بادشاہ ہے جس پر کوئی داغ عیب نہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ انسانی بادشاہت عیب سے خالی نہیں۔ اگر مثلاً تمام رعیّت جلاوطن ہو کر دوسرے ملک کی طرف بھاگ جاوے تو پھر بادشاہی قائم نہیں رہ سکتی۔ یا اگر مثلاً تمام رعیت قحط زدہ ہو جائے تو پھر خراج شاہی کہاں سے آئے۔ اور اگر رعیّت کے لوگ اس سے بحث شروع کر دیں کہ تجھ میں ہم سے زیادہ کیا ہے تو وہ کونسی لیاقت اپنی ثابت کرے۔ پس خدا تعالیٰ کی بادشاہی ایسی نہیں ہے۔ وہ ایک دم میں تمام ملک کو فنا کر کے اَور مخلوقات پیدا کرسکتا ہے اگر وہ ایسا خالق اور قادر نہ ہوتا تو بجز ظلم کے اس کی بادشاہت چل نہ سکتی کیونکہ وہ دنیا کو ایک مرتبہ معافی اور نجات دے کر اور دوسری دنیا کہاں سے لاتا۔ کیا نجات یافتہ لوگوں کو دنیا میں بھیجنے کے لئے پھر پکڑتا اور ظلم کی راہ سے اپنی معافی اور نجات دہی کو واپس لیتا۔ تو اس صورت میں اس کی خدائی میں فرق آتا۔ اور دنیا کے بادشاہوں کی طرح داغدار بادشاہ ہوتا جو دنیا کے لئے قانون بناتے ہیں بات بات پر بگڑتے ہیں اور اپنی خودغرضی کے وقتوں پر جب دیکھتے ہیں کہ ظلم کے بغیر چارہ نہیں تو ظلم کو شیر مادر سمجھ لیتے ہیں''۔ ماں کے دودھ کی طرح پیتے ہیں۔ پس یہ اسلام کا خدا ہے جو ہر ظلم سے پاک ہے۔''مثلاً قانون شاہی جائز رکھتا ہے کہ ایک جہاز کو بچانے کے لئے کشتی کے سواروں کو تباہی میں ڈال دیا جائے اور ہلاک کیا جائے مگر خدا کو یہ اضطرار پیش نہیں آنا چاہئے۔ پس اگر خدا پورا قادر اور عدم سے پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو یا تو وہ کمزور راجوں کی طرح قدرت کی جگہ ظلم سے کام لیتا اور یا عادل بن کر خدائی کو ہی الوداع کہتا۔ بلکہ خدا کا جہاز تمام قدرتوں کے ساتھ سچے انصاف پر چل رہا ہے۔ پھر فرمایا اَلسَّلَامُ یعنی وہ خدا جو تمام عیبوں اور مصائب اور سختیوں سے محفوظ ہے بلکہ سلامتی دینے والا ہے، اس کے معنے بھی ظاہر ہیں۔ کیونکہ اگر وہ آپ ہی مصیبتوں میں پڑتا، لوگوں کے ہاتھ سے مارا جاتا اور اپنے ارادوں میں ناکام رہتا تو اس کے بدنمونے کو دیکھ کر کس طرح دل تسلی پکڑتے کہ ایسا خدا ہمیں ضرور مصیبتوں سے چھڑا دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ باطل معبودوں کے بارے میں فرماتا ہے(۔) (الحج: 74-75) جن لوگوں کو تم خدا بنائے بیٹھے ہو وہ تو ایسے ہیں کہ اگر سب مل کر ایک مکھّی پیدا کرنا چاہیں تو کبھی پیدا نہ کرسکیں اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بھی کریں۔ بلکہ اگر مکھی ان کی چیز چھین کر لے جائے تو انہیں طاقت نہیں ہوگی کہ وہ مکھی سے چیز واپس لے سکیں۔ ان کے پرستار عقل کے کمزور اور وہ طاقت کے کمزور ہیں۔ کیا خدا ایسے ہوا کرتے ہیں؟ خدا تو وہ ہے کہ سب قوتوں والوں سے زیادہ قوت والا اور سب پر غالب آنے والا ہے۔ نہ اس کو کوئی پکڑ سکے اور نہ مار سکے۔ ایسی غلطیوں میں جو لوگ پڑتے ہیں وہ خدا کی قدر نہیں پہچانتے اور نہیں جانتے خدا کیسا ہونا چاہئے۔

اور پھر فرمایا کہ خدا امن کا بخشنے والا اور اپنے کمالات اور توحید پر دلائل قائم کرنے والا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ سچے خدا کا ماننے والا کسی مجلس میں شرمندہ نہیں ہوسکتا۔ اور نہ خدا کے سامنے شرمندہ ہوگا۔ کیونکہ اس کے پاس زبردست دلائل ہوتے ہیں۔ لیکن بناوٹی خدا کا ماننے والا بڑی مصیبت میں ہوتا ہے۔ وہ بجائے دلائل بیان کرنے کے ہر ایک بیہودہ بات کو راز میں داخل کرتا ہے تا ہنسی نہ ہو اور ثابت شدہ غلطیوں کو چھپانا چاہتا ہے۔

اور پھر فرمایا کہ (۔) یعنی وہ سب کا محافظ ہے اور سب پر غالب اور بگڑے ہوئے کام بنانے والا ہے اور اس کی ذات نہایت ہی مستغنی ہے اور فرمایا(۔) یعنی وہ ایسا خدا ہے کہ جسموں کا پیدا کرنے والا اور روحوں کا بھی پیدا کرنے والا، رحم میں تصویر کھینچنے والا ہے۔ تمام نیک نام جہاں تک خیال میں آسکیں سب اُسی کے نام ہیں اور پھر فرمایا(۔) یعنی آسمان کے لوگ بھی اس کے نام کو پاکی سے یاد کرتے ہیں اور زمین کے لوگ بھی۔ اس آیت میں اشارہ فرمایا کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں۔ اور پھر فرمایا(۔) ی خدا بڑا قادر ہے۔ یہ پرستاروں کے لئے تسلی ہے کیونکہ اگر خدا عاجز ہو اور قادر نہ ہو تو ایسے خدا سے کیا امید رکھیں۔ اور پھر فرمایا(۔) یعنی وہی خدا ہے جو تمام عالموں کا پرورش کرنے والا، رحمٰن، رحیم اور جزاء کے دن کا آپ مالک ہے۔ اس اختیار کو کسی کے ہاتھ میں نہیں دیا۔ ہر ایک پکارنے والے کی پکار کو سننے والا اور جواب دینے والا یعنی دعاؤں کا قبول کرنے والا۔ اور پھر فرمایا اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم یعنی ہمیشہ رہنے والا اور تمام جانوں کی جان اور سب کے وجود کا سہارا۔ یہ اس لئے کہا کہ وہ ازلی ابدی نہ ہو، تو اس کی زندگی کے بارے میں بھی دھڑکا رہے گا شاید ہم سے پہلے فوت نہ ہو جائے۔ اور پھر فرمایا کہ وہ خدا اکیلا خدا ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا اور نہ کوئی اس کا بیٹا اور نہ کوئی اس کے برابر اور نہ کوئی اس کا ہم جنس''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی جلد نمبر 10 صفحہ 372-376)

پوپ صاحب نے جو یہ کہا کہ یونانی فکر اور خدا پر ایسے ایمان کی جو کہ بائبل پر مبنی ہے گہری مطابقت ہے اصل میں یہ حضرت عیسیٰؑ کا مذہب نہیں ہے بلکہ یہ یونانیوں کو خوش کرنے کے لئے کوشش تھی۔

............جو انصاف پسند عیسائی ہیں ان کو پتہ ہے، وہ کہتے ہیں............ کا خدا کیا ہے۔

ایڈورڈ گبن صاحب لکھتے ہیں کہ ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مذہب شکوک وشبہات سے پاک وصاف ہے۔ قرآن خدا کی وحدانیت پر ایک عمدہ شہادت ہے۔ مکہ کے پیغمبر نے بتوں کی، انسانوں کی اور ستاروں کی پرستش کو معقول دلائل سے ردّ کر دیا۔ وہ اصول اوّل یعنی ذات باری تعالیٰ جس کی بنا عقل و وحی پر ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شہادت سے استحکام کو پہنچی۔ چنانچہ اس کے معتقد ہندوستان سے لے کر مراکو تک موحد کے لقب سے ممتاز ہیں''۔

(Edward Gibbon 'The History of the Decline and Fall of the Roman Empire'Vol.V.Pages 177-178.Penguins Classics(1st published 1788,this edition 1996)

پس یہ............ کا خدا ہے جو عقل سے غور کرنے والے کو یہ کہنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ معقول عقلی دلائل............ کے خدا میں ملتے ہیں۔

آخر میں میں ہر احمدی سے یہ کہتا ہوں کہ (۔) کے خلاف جو محاذ کھڑے ہو رہے ہیں اُن سے ہم کامیابی سے صرف خدا کے حضور جھکتے ہوئے اور اس سے مدد طلب کرتے ہوئے گزر سکتے ہیں۔ **پس خدا کو پہلے سے بڑھ کر پکاریں کہ وہ اپنی قدرت کے جلوے دکھائے۔ جھوٹے خداؤں سے اس دنیا کو نجات ملے۔**............ پس اُس خدا کو پکاریں جو کائنات کا خدا ہے۔ جو رب العالمین ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا ہے تاکہ جلد تر اس واحد ولاشریک خدا کی حکومت دنیا میں قائم ہو جائے۔ مسلمان ملکوں کو بھی سوچنا چاہئے کہ اپنے فروعی اختلافات کو ختم کریں، آپس کی لڑائیوں اور دشمنیوں کو ختم کریں۔ ایک ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔............

آج بھی مَیں کچھ لوگوں کے جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ ایک تو مکرم پیر معین الدین صاحب کا جنازہ ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے داماد تھے، اس لحاظ سے میرے خالو بھی تھے۔ انہوں نے جامعہ میں پڑھایا، فضل عمر ریسرچ میں کام کیا۔ علمی آدمی تھے، علمی ذوق رکھتے تھے، واقف زندگی تھے۔

دوسرا جنازہ مکرمہ آمنہ خاتون صاحبہ کا ہے جو رہ گیا تھا۔ یہ حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی اہلیہ تھیں۔ انہوں نے بھی غانا میں حضرت مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کے ساتھ بڑی قربانی سے بڑا لمبا عرصہ گزارا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔

ایک جنازہ میجر سعید احمد صاحب کا ہے۔ یہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے داماد تھے۔ ان کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں ایک مربی ہیں اور ایک نائب وکیل التعلیم ہیں۔ سید حسین احمد اور سید جلید احمد۔

اور ایک ہمارے ماریشس کے مربی ہیں، مظفر احمد سدھن صاحب، ان کی والدہ وفات پا گئی ہیں، ان کا جنازہ غائب بھی ہم ابھی پڑھیں گے۔

اور ایک محمد نگر کے ہمارے مربی عبدالناصر منصور صاحب کی والدہ سرور بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر ریاض احمد صاحب بھی وفات پا گئی ہیں۔۔ انہوں نے ساتھ خط لگایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وعدہ کیا تھا کہ مَیں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ سب کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ سب مرحومین کے درجات بلند فرمائے۔ مغفرت کا سلوک فرمائے۔

☆☆☆☆

پروفیسر میاں محمد افضل صاحب

ڈاکٹر سلام کو خراج تحسین

ڈان اخبار کی اس ہیڈنگ کے تحت ایک رپورٹ کا ترجمہ دیا جا رہا ہے مگر اس سے قبل ایک مختصر سا تمہیدی نوٹ ضروری خیال کیا گیا۔

محترم ڈاکٹر سلام صاحب نے 1942ء سے گورنمنٹ کالج کو اپنایا کیونکہ اس ادارے کو پنجاب کے سب تعلیمی اداروں پہ فوقیت حاصل تھی۔ یہاں سے آپ نے بی۔اے اور ایم۔اے کیا۔ دونوں امتحانوں میں نہ صرف فرسٹ آئے بلکہ پہلے کے سب ریکارڈ توڑ دیئے اور اس طرح اس ادارے کو عزت بخشی۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ تھے تو حساب کے طالب علم مگر کالج میگزین ''راوی'' کی ادارت ان کے سپرد کی گئی حالانکہ ایم۔اے انگریزی میں تیس طالب علم (ہندو۔مسلمان) موجود تھے۔ اور پھر انگریزی میں ایسے اداریے لکھے کہ آج بھی پڑھے اور سنے جاتے ہیں اور داد پاتے ہیں کیونکہ ماشاءاللہ آپ کی انگریزی اتنی اعلیٰ۔ طرز تحریر اتنی دلکش کہ ان کی تحریرات آج بھی پسند کی جاتی ہیں۔ بہرحال چار سال ان کا گورنمنٹ کالج سے تعلق رہا پھر وہ کیمبرج یونیورسٹی تشریف لے گئے۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہوئے تو انہوں نے چاہا کہ پھر اپنے ادارے سے متعلق ہوں اور اس کی خدمت کریں۔ یہ ادارے سے محبت کا جذبہ ہی تھا جو انہیں اس طرف کھینچ لایا۔ سو وہ گورنمنٹ کالج کے پروفیسر بنے لیکن انہیں محسوس ہوا کہ یہاں نہ تو عملی ماحول ہے نہ انتظامیہ قدر دان، بلکہ چھوٹی چھوٹی سی باتوں پہ باز پرس ہو رہی ہے۔ ہندوستان میں سائنسی میٹنگ کے لئے تشریف لے گئے واپس آئے تو انہیں چارج شیٹ تھما دی گئی کہ کیوں گئے۔ سخت باز پرس ہوئی۔ گورنمنٹ کالج ان کا محبوب ادارہ مگر یہاں ایسی ناقدری ہوئی کہ دل برداشتہ ہو گئے اور انہیں اس ادارے کو خیر باد کہنا پڑا مگر الحمدللہ آج یہ ادارہ جو خود بھی ترقی کر کے یونیورسٹی کا درجہ پا چکا ہے، ڈاکٹر سلام کی صحیح قدر اور ان کی عزت افزائی کر رہا ہے۔ کالج کے ہال کا نام سلام ہال۔ ان کے نام پہ سلام چیئر۔ پھر سلام سوسائٹی جس کی میٹنگز باقاعدگی سے ہوتی ہیں۔ اس کی ایک میٹنگ کی روئداد روزنامہ ڈان کے رپورٹر نے اخبار میں دی جس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

''پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام ایک عظیم استاد تھے جن میں برداشت کا مادہ نمایاں تھا، یہ بات پروفیسر خالد آفتاب، وائس چانسلر، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی نے سلام چیئر کی میٹنگ میں فرمائی۔ یہ ایک مشترکہ میٹنگ تھی نیشنل سنٹر فار میتھمیٹکس، سلام چیئر اور فزکس ڈیپارٹمنٹ کی جو سوموار کو یونیورسٹی میں ہوئی۔ پروفیسر آفتاب صاحب نے فرمایا۔ ڈاکٹر سلام جیسے عالم انسان قوم کا سرمایہ اور قوم کا فخر ہیں۔ ایسے قابل اساتذہ ہی ایک ادارے کو عظیم بناتے ہیں۔ انہوں نے کہا: کہ ڈاکٹر سلام کی طرح اس ادارے سے اور بھی بہت اساتذہ متعلق رہے۔ مثلاً ڈاکٹر محمد اقبال۔ پطرس بخاری۔ صوفی تبسم پروفیسر سراج الدین۔ خواجہ منظور حسین۔ ڈاکٹر اجمل اور ڈاکٹر نذیر احمد۔

انہوں نے مزید کہا کہ یونیورسٹی بلڈنگ کے پرانے ہال کو اس عظیم سائنسدان کا نام دیا گیا ہے۔ اور فزکس ڈیپارٹمنٹ میں 'سلام چیئر' بنا دی گئی ہے۔ یہ ہے ہماری عقیدت کا اظہار ڈاکٹر سلام کے لئے اور ان کی شاندار سائنسی تحقیق کے لئے۔ ایسے ہی ایک قومی سکالر کی عزت افزائی کی جا سکتی تھی اور ایسا ہی طریق اختیار کرنا چاہئے قوم کو بھی۔

پروفیسر فہیم نے کہا کہ ڈاکٹر سلام اٹلی کے انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس ITCP کی بنیاد رکھنے والے اور اس کے پہلے ڈائریکٹر بھی تھے۔ اس ادارے نے ترقی پذیر ممالک کے سائنسدانوں کو اعلیٰ ترین سائنسی سہولیات فراہم کیں۔ اور اعلیٰ ترین تحقیقی کام بھی کیا۔ اس ادارے میں ہر سال تقریباً چار ہزار سائنسدان تشریف لاتے۔ علم سمیٹتے۔ سائنسی ورکشاپ اور کانفرنسوں میں شمولیت کرتے۔

یونیورسٹی آف ہمبرگ، جرمنی کے پروفیسر احمد علی نے ڈاکٹر سلام کی سائنسی تحقیق ان کے سائنسی سرمایہ اور کامیابیوں پر بات کی۔ ڈاکٹر جی۔ مرتضیٰ نے ڈاکٹر سلام کے فزکس میں علمی کام کو نمایاں کیا''۔

(روزنامہ ڈان لاہور 22 نومبر 2005ء)

دین کو دنیا پر مقدم رکھیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ (۔) سست ہو جاویں۔ (۔) کسی کو سست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں، مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کیلئے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف و خشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں۔ تاکہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کر لے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملہ میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو۔ اصل مقصود دین ہو۔ پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔ (ملفوظات جلد اول ص 410)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کی بڑی بیٹی عزیزہ خولہ ظفر نے تقریباً ساڑھے چھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 28۔اکتوبر 2006ء کو بچی کی تقریب آمین رکھی گئی۔ محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچی تحریک وقف نو میں شامل ہے اور مکرم ماسٹر منظور احمد صاحب مرحوم کاتب الفضل کی پوتی اور مکرم سردار احمد شاہد صاحب سابق کارکن دارالضیافت کی نواسی ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔ علم قرآن کے زیور سے آراستہ کرے اور والدین کیلئے قرۃالعین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ندیم احمد ناز صاحب مربی سلسلہ وہاڑی شہر تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محی الدین صاحب ٹیپو ابن مکرم ملک ضیاءالدین صاحب مورخہ 16۔اکتوبر 2006ء کو لاہور میں پھیپھڑوں کے عارضہ سے وفات پا گئے۔ نماز جنازہ محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت مبارک میں پڑھائی اور عام قبرستان ربوہ میں تدفین کے بعد دعا بھی محترم راجہ صاحب موصوف نے کروائی۔ قبل ازیں مرحوم کے والد مکرم ضیاءالدین صاحب مورخہ یکم جون 2006ء کو وفات پا گئے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مرحوم صدقہ وخیرات اور چندہ جات میں نمایاں حصہ لینے والے فیاض اور مہمان نواز تھے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی طاقت دے۔ مرحوم کا تعلق وہاڑی سے تھا اور وہ علاج کیلئے لاہو رشفٹ ہوئے تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

شعبہ گائنی میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے شعبہ گائنی (ہسپتال) ہمیشہ کی طرح جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے میں مصروف عمل ہے اب مندرجہ ذیل سہولیات کی مدد سے مریضوں کے علاج میں مزید آسانی پیدا کی جارہی ہے۔ واضح ہو کہ یہ سہولیات پاکستان کے صرف چند چوٹی کے ہسپتالوں میں موجود ہیں۔

☆ ہڈیوں کی مضبوطی معلوم کرنے کیلئے Bone Densitometer کا استعمال۔

☆ الٹرا ساؤنڈ کی جدید قسم Color Doppler کا استعمال۔

☆ رحم کے منہ کے کینسر کی تشخیص کیلئے Colposcopy

☆ مخصوص ایام میں خون کے زیادہ اخراج کو کم کرنے کیلئے Thermachoice یعنی بغیر آپریشن کے علاج۔

☆ بچہ دانی کی اندرونی دیواروں کا معائنہ کیلئے Hysteroscopy۔

☆ دوران زچگی بچے کے دل کی رفتار معلوم کرنے کیلئے CTG کی سہولت۔

☆ گائنی وارڈ اور لیبر وارڈ میں ہیپاٹائٹس کے مریضوں کیلئے موثر طور پر علیحدہ انتظام۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ بابت ترکہ
مکرم بشیر علی صاحب مرحوم

مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم ملک بشیر علی صاحب ولد ملک فیروز الدین صاحب سکنہ ربوہ بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 32/53 محلّہ علوم شرقی برقبہ دس مرلہ الاٹ شدہ ہے۔ یہ قطعہ مذکور برقبہ 10 مرلہ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ مکرم ملک عبدالحمید صاحب ناصر
2۔ مکرم محمد حمید افضل صاحب
3۔ مکرمہ ناصرہ شاہین صاحبہ
4۔ مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔
(حدیث نبوی)

رپورٹ یوم تحریک جدید بھجوائیں

مجلس مشاورت کے فیصلہ کی تعمیل میں امراء اضلاع کو سال رواں کا دوسرا یوم تحریک جدید مورخہ 13۔ اکتوبر 2006ء کو منانے کی تحریک کی گئی تھی اوراس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی۔ امراء اضلاع سے درخواست ہے کہ براہ مہربانی ''اجلاس یوم تحریک جدید'' کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی جگہ 13۔اکتوبر 2006ء کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جاسکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو ''اجلاس یوم تحریک جدید'' کر کے رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم وقاص محمود قریشی صاحب سیکرٹری امانت تربیت حلقہ ومحترمہ فائزہ وقاص صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ سمن آباد لاہور کو دو بچیوں کے بعد 20۔اکتوبر 2006ء کو ایک فرزند سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بابرکت تحریک وقف نو کی منظوری عطا فرمائی ہے نومولود مکرم محمود احمد قریشی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور محترمہ طاہرہ محمود صاحبہ جو کہ مسلسل لجنہ کے بہت سارے عہدوں پر خدمت سلسلہ کرتی رہی ہیں کا پوتا۔ اور مکرم مرزا خلیل احمد صاحب سمن آباد لاہور کا نواسہ اور مکرم محمد اسماعیل صاحب معتبر رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی درازی عمر اور دین و دنیا میں سرخرو ہونے والدین کیلئے ٹھنڈک کا باعث ہو۔ سلسلہ کا سچا خادم بنائے۔

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے بی ایس سی آنرز اور ایم ایس سی ان انوائرمینٹل سائنسز میں داخلے کا اعلان کیا ہے یہ پروگرام سیلف سپورٹنگ اور ایوننگ میں آفر کیا جارہا ہے اس پروگرام میں Apply کرنے کی آخری تاریخ 17 نومبر 2006ء ہے جبکہ انٹری ٹیسٹ 18 نومبر 2006ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبرز 042-9231272,0345-4242989 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

بی بی سی کی نشریات کا آغاز

بی بی سی یا برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن برطانیہ کا ایک مشہور نشریاتی ادارہ ہے۔

اس نشریاتی ادارے کا قیام نومبر 1922ء میں لندن کے تین مقامی نشریاتی اداروں کے انضمام سے عمل میں آیا تھا۔ 14 نومبر 1922ء کو شام کے چھ بجے اس ادارے سے پہلا نیوز بلیٹن نشر ہوا اگلے دن ادارے کا دائرہ کار برمنگھم اور مانچسٹر کے ریڈیو سٹیشنوں تک بڑھا دیا گیا اور وہاں سے بھی نشریات کا آغاز ہوگیا۔

1922ء میں اپنے قیام کے وقت اس ادارے کا نام برٹش براڈ کاسٹنگ کمپنی لمیٹڈ رکھا گیا تھا۔ 1927ء میں اس نے ایک پبلک کارپوریشن کی شکل اختیار کرلی اور ادارے کا نام برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن رکھ دیا گیا۔ تاہم ادارے کے نام کا مخفف بی بی سی ہی رہا۔

بی بی سی کی ابتدائی تاریخ جون ریتھ John Reith کے تذکرے کے بغیر ہمیشہ نامکمل رہے گی۔ وہ 1922ء میں اس ادارے کے پہلے جنرل مینیجر بنے۔ 1927ء سے 1938ء تک ڈائریکٹر جنرل رہے۔ انہوں نے بی بی سی کا دائرہ کار جزائر برطانیہ سے نکال کر ساری دنیا تک پھیلا دیا۔ انہی کے دور میں 1936ء میں بی بی سی نے دنیا کی پہلی ریگولر ہائی ڈیفی نیشن (Regular High Defination) ٹیلی ویژن سروس کا آغاز کیا۔

دوسری عالمی جنگ کے دوران ٹی وی نشریات کا سلسلہ کچھ عرصہ تک معطل رہا تاہم 1946ء میں یہ سلسلہ دوبارہ شروع ہوگیا۔ 1967ء میں بی بی سی نے رنگین ٹیلی ویژن نشریات کا سلسلہ شروع کیا۔ وہ یہ سروس شروع کرنے والا یورپ کا پہلا نشریاتی ادارہ تھا۔

بی بی سی کے اخراجات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی سالانہ لائسنس فیسوں اور اشتہارات سے پورے ہوتے ہیں۔ اب بی بی سی کے چار ریڈیو نیٹ ورک اور 2 ٹیلی ویژن چینل کام کر رہے ہیں۔ جو ساری دنیا کے لئے پروگرام نشر کرتے ہیں۔

بی بی سی کے صدر دفاتر لندن میں بش ہاؤس میں قائم ہیں۔ جس کی ایکسٹرنل سروس میں دنیا کے 50 سے زیادہ ممالک کے دو ہزار سے زیادہ افراد کام کرتے ہیں۔ بی بی سی کی ایکسٹرنل سروس کے پروگرام دنیا کی کم وبیش سبھی اہم زبانوں میں پیش ہوتے ہیں اور 140 سے زیادہ ممالک میں سنے جاتے ہیں۔

خبریں

پاکستان کو میزائل حملوں کی اجازت نہیں دینگے

وزیر اعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ امریکہ کو پاکستان میں میزائل حملوں کی اجازت نہیں دینگے۔ ملکی وقار مدنظر رکھتے ہوئے دیگر ممالک سے تعلقات ہیں۔ پاکستان خود مختار ہے کسی کو جواب دہ نہیں۔ امریکی انتخابات کا پاکستان پر اثر نہیں پڑے گا۔ ہمارے دونوں پارٹیوں سے تعلقات ہیں۔ احساس محرومی دہشت گردی کی بنیادی وجہ ہے۔

بغداد میں تین بم دھماکے

عراق کے دارالحکومت بغداد میں 3 بم دھماکوں کے نتیجے میں کم از کم 70 افراد ہلاک اور بیسیوں زخمی ہوگئے۔

اسرائیل کو تباہ کر دینگے

ایران نے کہا ہے کہ اگر اسرائیل نے حملہ کیا تو اسے سیکنڈوں میں تباہ کر دینگے۔ اسرائیل اقوام متحدہ کے کنونشن اور عالمی اصولوں کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔

فضائی سفر کے دوران مائع اشیاء لیجانے پر پابندی میں نرمی

برطانیہ سے باہر سفر کرنے والے مسافروں کیلئے حکام نے مائع اشیاء پر لگائی گئی پابندی پر کچھ نرمی کر دی ہے۔ مسافر سیالی مادے اور ٹوتھ پیسٹ طیارے میں لے جاسکیں گے۔ علاوہ ازیں کاسمیٹک، محلول اور عطریات بھی لے جانے پر پابندی نہیں ہوگی۔ تاہم مشروبات کی بڑی بوتلوں پر پابندی برقرار رہے گی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔نومبر

طلوع فجر	5:09
طلوع آفتاب	6:33
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:12

فرحت علی جیولرز
اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 047-6213158

معروف قابل اعتماد نام
البشیر ز
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں باعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
047-6214510 - 049-4423173

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 047-6214228 رہائش: 6215751

Elekons
ELEKONS Engineering Services
Services that matter
We take care of Electrical Safety
at home and at work place.
Office: 267-B RECHS, Johar Town - Lahore
Cell: 0092-300-4553430
URL: http://www.elekons.com
Email: engr.mhkhan@iaaae.com

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
Multan Tel 061-554399-779794

"لاعلاج" امراض کا علاج
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد 31/55 علوم شرقی ربوہ
047-6212694/0334-6372030

فون آفس: 047-6215857
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ
بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
گجر پراپرٹی سنٹر
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائیٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
1 - لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھا مل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا:
دلہن جیولرز
نذیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

FLEXIBLE CRYSTAL EMBLEMS
& Labels, Monograms, Logos, 3D Hologram Stickers,
Screen Printing, Cut- Stickers for Automobiles, Giveaways
GRAPHIC SIGNS
34-A Babar Block, New Garden Town, Lahore, Pakistan.
Ph:5888833,5888844, 5888855, Email: gspakistan@yahoo.com

ڈاکٹرز پینل
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون نمبر: 047-6213944
پروفیسر ڈاکٹر ولی محمد ساغر ماہر سرجن
روز اتوار صبح 10:00 بجے تا 12:00 بجے
ڈاکٹر رشیدہ فوزیہ کائی کالوجسٹ
روزانہ صبح 9:00 بجے تا 2:00 بجے دوپہر
ڈاکٹر مبارک احمد شریف فزیشن اینڈ سرجن
روزانہ صبح 9:00 بجے تا 2:00 بجے دوپہر
ماہر امراض جلد (سکن کلینک)
بروز سوموار صبح 10:00 بجے تا 1:00 بجے دوپہر
بذریعہ فون بھی Appointment لی جاسکتی ہے

گریس ایلومینیم
ہر قسم کی کھڑکیاں، دروازے، شاپ فرنٹ اینڈ پارٹیشن
پورے پاکستان میں ایلومینیم سے متعلقہ کام کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
فون: 042-5153706
17-10-B-1 کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
موبائل 0321-4469866-0300-9477683

SUZUKI
Life in a New Age with
LIANA

Booking Open
Car financing & leasing available
Sunday Open, Friday Closed
MINI MOTORS 5873197 5712119
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384

KOH-I-NOOR
STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled,
Galvanized Sheets & Coils
Tel:7630055-7650490-91 Fax:7630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali

CPL-29FD

پاکستان الیکٹرونکس
بمپر آفر شادی پیکج
RS:42000/-
L.G-Samsung Sony Projtection T.V 43" 44" 54"
سپیشل آفر: L.G پلازمہ "42 T.V کمپنی ریٹ سے کم قیمت پر
الیکٹرونکس اور گیس اپلائنسز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔ نئی خوبصورت پائیدار اور
موٹر سائیکل کے بعد اب سہراب 70CC بھی نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہے
سپلیٹ ائیرکنڈیشنرز کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
طالب دعا: مسعود احمد ساجد
ایڈریس C1/2/26 ٹاؤن شپ لاہور

Admissions Open
In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.
IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with Hostel Facility
Education Concern
Mr. Farrukh Luqman, Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town, Lahore, Pakistan
Phone:+92-42-5177124/5162310 Fax +92-42-5164619
URL:www.educoncern.tk
Email:edu_concern@cyber.net.pk